4920CH35

جاں نثار اخترؔ

(1976 – 1914)

سیّد جاں نثار حسین رضوی نام، اخترؔ تخلص تھا۔ آبائی وطن قصبہ خیر آباد، ضلع سیتا پور، اترّ پردیش تھا۔ لیکن جاں نثار اخترؔ کی پیدائش 1914 میں گوالیار میں ہوئی۔ ان کے والد مُضطر خیر آبادی اور تایا بسملؔ خیر آبادی دونوں شاعر تھے۔ جاں نثار اخترؔ نے دسویں جماعت تک تعلیم گوالیار کے وکٹوریہ کالجیئیٹ ہائی اسکول میں حاصل کی۔ علی گڑھ سے بی۔ اے۔ کیا۔ 18/اگست 1976 کو ممبئ میں دل کا دورہ پڑنے سے اُن کا انتقال ہوگیا۔

جاں نثار اخترؔ کا شمار اردو کے اہم ترقّی پسند شاعروں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے نظمیں، غزلیں اور رباعیاں کہی ہیں۔ ان کی نظمیں بہت پُر اثر ہیں۔ وطنی، قومی اور سیاسی نظموں میں ان کے جذبات اور لہجے کی لطافت کا احساس ہوتا ہے۔ ''سلاسل''، ''تارِ گریباں''، ''نذرِ بُتاں''، ''جاوِداں''، ''گھر آنگن''، ''خاکِ دل'' اور ''پچھلے پہر'' ان کے شعری مجموعے ہیں۔ انھوں نے بہت سی فلموں کے گیت بھی لکھے۔

© NCERT not to be republished

4920CH36

اِتّحاد

یہ دیس کہ ہندو اور مُسلم تہذیبوں کا شیرازہ ہے
صدیوں پُرانی بات ہے یہ، پر آج بھی کتنی تازہ ہے
تاریخ ہے اس کی، ایک عمل تحلیلوں کا ترکیبوں کا
سمبندھ وہ دو آدرشوں کا، سنجوگ وہ دو تہذیبوں کا
وہ ایک تڑپ، وہ ایک لگن، کچھ کھونے کی، کچھ پانے کی
وہ ایک طلب، دو روحوں کے اک قالب میں ڈھل جانے کی
یوں ایک تجلی جاگ اٹھی نظروں میں حقیقت والوں کی
جس طرح حدیں مل جاتی ہوں دو سمت سے دو اُجیالوں کی
آوازۂ حق، جب لہرا کر بھکتی کا ترانہ بنتا ہے
یہ ربطِ بہم، یہ جذب دروں خود ایک زمانہ بنتا ہے
چِشتی کا، قطبؔ کا ہر نعرہ یک رنگی میں ڈھل جاتا ہے
ہر دل پہ کبیرؔ اور تلسیؔ کے دوہوں کا فسوں چل جاتا ہے
یہ فکر کی دولت روحانی وحدت کی لگن بن جاتی ہے
نانکؔ کا کبِت بن جاتی ہے، میراؔ کا بھجن بن جاتی ہے
دِل دِل سے جو ہم آہنگ ہوئے، اطوار ملے، انداز ملے
اک اور زباں تعمیر ہوئی، الفاظ سے جب الفاظ ملے
یہ فکروادب کی رعنائی، دُنیائے ادب کی جان بنی

© NCERT not to be republished

یہ میرؔ کا فن، چکبستؔ کی لَے، غالبؔ کا امر دیوان بنی
تہذیب کی اس یک جہتی کو اُردو کی شہادت کافی ہے
کچھ اور نشاں بھی ملتے ہیں، تھوڑی سی بصیرت کافی ہے
ٹُھمری کی رسیلی تانوں سے نغموں کی گھٹائیں آتی ہیں
چِھڑتا ہے ستار اب بھی جو کہیں، خسروؔ کی صدائیں آتی ہیں
ذہنوں کی گھٹن مِٹ جائے گی، انساں کا تفکّر جاگے گا
کل ایک مکمل وحدت کا بے باک تصور جاگے گا
تعمیر نئی وحدت ہوگی، مانَوتا کی بُنیادوں پر
اے ارضِ وطن! وِشواس تو کر اک بار ہمارے وعدوں پر
اس وحدت، اس یک جہتی کی تعمیر کا دن ہم لائیں گے
صدیوں کے سنہرے خوابوں کی تعبیر کا دن ہم لائیں گے

جاں نثار اختر

سوالوں کے جواب لکھیے

1. اس نظم میں شاعر کس دیس کی بات کر رہا ہے؟
2. شاعر نے ہندو اور مسلم تہذیبوں میں کیا کیا باتیں یکساں بتائی ہیں؟
3. تہذیب کی یک جہتی کسے کہا گیا ہے؟
4. شاعر نے نظم کے اخیر میں کس عزم کا اظہار کیا ہے؟